شہری

شہری برائے بہتر ماحول

جنوری تا جون ۲۰۲۲ء

CITIZENS FOR A BETTER ENVIRONMENT

اس میں کوئی شک نہیں کہ شہریوں کا ایک چھوٹا سا گروہ جو شعور رکھتا ہو وہ یقیناً دنیا کو بدل سکتا ہے......

مارگریٹ میڈ

کیا لڑکیوں کی تعلیم ضروری نہیں ہے؟

امبر علی بھائی۔حوا فضل

گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج نارتھ ناظم آباد اور سرفرازاحمد کرکٹ اکیڈمی (جسے سخی حسن جیم خانہ، 'کا کا گراؤنڈ' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے) دونوں نارتھ ناظم آباد بلاک۔این میں سات ایکڑ رقبے پر مشتمل رفاہی پلاٹ ST-7 پر واقع ہیں۔

مذکورہ پلاٹ اس وقت متنازعہ بنا جب ایک تجارتی ادارے 'سرفرازاحمد کرکٹ اکیڈمی' نے گورنمنٹ گرلز کالج کی طالبات کو مرکزی دروازہ استعمال کرنے سے روک دیا۔

اس مسئلے کی تفصیلات سوشل میڈیا پر جاری کی گئیں جہاں سے ملک کے متعدد نیوز چینلز اور اخبارات کی توجہ اس مسئلے پر مبذول ہوئی اور انہوں نے اس قبضہ کو نمایاں طور پر نشر اور شائع کیا۔

سندھ اسمبلی کی ایم پی اے رابعہ اظفر نے گرلز کالج کے ان معاملات پر شہری سی بی ای کی توجہ مبذول کرائی۔انہوں نے شہری سی بی ای سے درخواست کی کہ وہ ان معاملات کی تحقیقات کریں اور کالج اور اس کی اراضی سے متعلق حقائق کو منظرِ عام پر لائیں۔

پلاٹ سے متعلق حقائق کو جاننے کے لیے شہری سی بی ای نے ڈپٹی کمشنر (وسطی) طٰحہٰ سلیم اور گورنمنٹ گرلز کالج نارتھ ناظم آباد کی پرنسپل حسین فاطمہ سے رابطہ کیا۔ زمینی حقائق کا تجزیہ کرنے کے لیے شہری سی بی ای نے مذکورہ پلاٹ پر اپنے ایک رکن کو بھیجا اور متعلقہ محکموں میں حقِ معلومات کی درخواستوں کو دائر کیا۔ یہاں وہ حقائق درج کیے جا رہے ہیں جو ہمارے علم میں آئے:

کے ڈی اے اسکیم نمبر2، تیموریہ، نارتھ ناظم آباد، مجموعی رقبہ 3499 ایکڑ کا اعلان وزارت برائے صحت اور کام،حکومتِ پاکستان نے اپنے ایک خط نمبر LS/1(G) F9-3/52 مورخہ 16 جون 1953ء کے اجراء کے ذریعے کیا۔ بعدازاں بنیادی جمہوریتوں، سماجی فلاح و بہبود اور مقامی حکومت، مغربی پاکستان نے اس پر نظرِ ثانی کی۔ اس کا

اندرونی صفحات

برنس گارڈن میں شہری۔سی بی ای......	08
غیر سرکاری تنظیموں پر شب خون	09
ایگری ٹیک__سرسبز دنیا کا مستقبل	11
پی ای سی ایچ ایس میں رہائشی پلاٹوں پر فلیٹس......	13
پی ای سی ایچ ایس میں مزید نسلا ٹاورز زیرِ تعمیر ہیں	20
سندھ مقامی حکومت	21

شہری
R-88، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس،
کراچی 75400، پاکستان
ٹیلی فون/فیکس: 46 06 53 34-21-92+
E-mail: info@shehri.org
Url: www.shehri.org

اِدارتی مشاورت: شہری۔سی بی ای ٹیم
اِدارتی اسسٹنٹ: حوا فضل

اِنتظامی کمیٹی:
چیئر پرسن: سمیر حامد ڈودھی
وائس چیئر پرسن: سلیقہ انور
جنرل سیکریٹری: امبر علی بھائی
خزانچی: عامرہ جاوید
ارکان: دانش آذر زوبی، محمد علی رشید اور انجینئر پرویز صادق

بانی اراکین:
مسٹر خالد ندوی، بیرسٹر قاضی فائزعیسیٰ، حمیرا رحمٰن، دانش آذر زوبی، نوید حسین، بیرسٹر زین شیخ اور قیصر بنگالی

شہری اسٹاف:
کوآرڈی نیٹر: سرور خالد
اسسٹنٹ کوآرڈی نیٹر: محمد ریحان اشرف
اکاؤنٹ کنسلٹنٹ: عرفان شاہ
آفس اسسٹنٹ: محمد طاہر
آفس بوائے: خورشید احمد

قلمکاروں کے لیے ہدایات:
آپ بھی 'شہری' کے لیے لکھ سکتے ہیں۔اس ضمن میں معلومات کے لیے 'شہری' کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔ایڈیٹر/ادارتی عملے کا اس خبرنامہ میں شائع ہونے والے مضامین سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

PRODUCTION:
Saudagar Enterprises
Web: www.saudagar.com.pk
Cell: 0333-2276331

مالی تعاون: فریڈرک نومان فاؤنڈیشن

پلاٹ

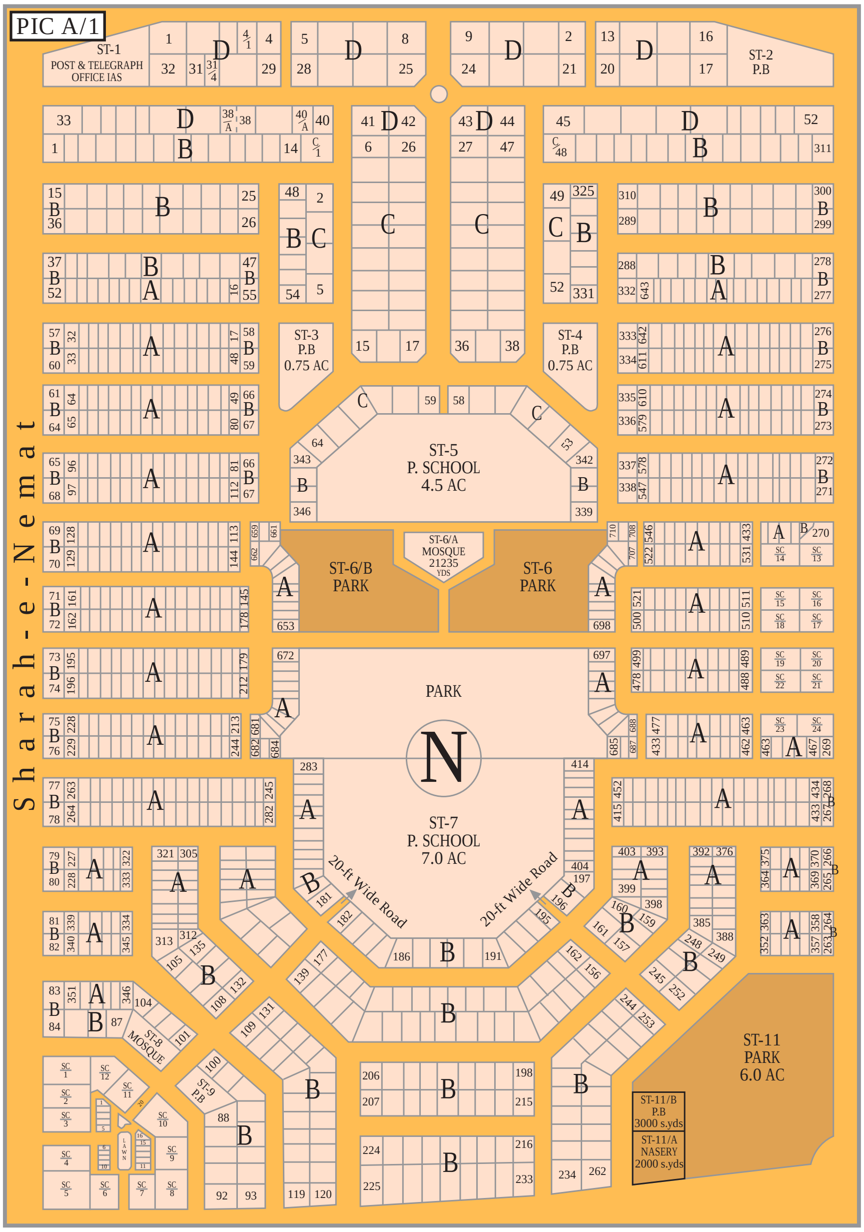

مطلب یہ ہوا کہ اس اراضی کا انتظام اور حقِ ملکیت کے ڈی اے اتھارٹی کے پاس تھا۔

کے ڈی اے اراضی کا مالک اور اجارہ دینے والا ہے جبکہ پوری تیموریہ اسکیم میں شہری سہولیات کی دیکھ بھال کی ذمہ داری کے ایم سی کے سپرد کی گئیں۔ کے ڈی اے آرڈر۔ 1957ء کے تحت تیموریہ کے ڈی اے اسکیم کی اراضی کا کنٹرول نافذ کیا جاتا ہے۔

ST-7، بلاک این، نارتھ ناظم آباد ایک رفاعی پلاٹ ہے۔ کے ڈی اے انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ کے جاری کردہ تیموریہ اسکیم کے سائٹ پلان مورخہ 29 جولائی 2003ء ریفرنس نمبر PS/DCO/252/63 میں پلاٹ، مکمل 7 ایکڑ، کی پرائمری اسکول کی حیثیت سے نشاندہی کی گئی تھی۔

فی الوقت گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج اور سرفراز

احمد کرکٹ اکیڈمی دونوں ہی اس پلاٹ پر واقع ہیں۔ کالج اور اکیڈمی کے ساتھ ساتھ کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن کے زیرِانتظام ایک پرائمری اسکول اور کے ایم سی ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن کا دفتر بھی اس پلاٹ پر قائم ہے۔

ST-7، بلاک این ایک رفاعی جگہ ہے جس کا رقبہ 17 ایکڑ ہے۔ ماسٹر پلان میں اس کو ایک پرائمری اسکول کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ پلاٹ

PIC B/1

پانچ اطراف سے رہائشی مکانوں سے گھرا ہوا ہے اور پلاٹ میں آنے جانے کے لیے دو راستے ہیں اور دونوں ہی 20 فٹ چوڑے ہیں۔ یہ دونوں راستے رہائشی مکانات نمبر B-196 اور B-195 اور رہائشی مکانات نمبر B-182 اور B-181 کے درمیان واقع ہیں۔ یہ داخلی راستے پلاٹ ST-7 کے دونوں اطراف پر واقع 50 فٹ چوڑی سڑکوں سے مل جاتے ہیں اور پھر رہائشی علاقوں میں شامل ہوجاتے ہیں (Pic A/1)، مکان نمبر B-196 اور مکان نمبر B-195 کے درمیان واقع داخلی راستہ رہائشی علاقے تک جاتا ہے اور پھر شاہراہِ نعمت اللہ خان سے مل جاتا ہے اور مکان نمبر B-181 اور مکان نمبر B-182 کے درمیان واقع داخلی راستہ شاہراہِ اورنگزیب تک جاتا ہے جہاں کئی بس اسٹاپ، تعلیمی ادارے، نجی اور تجارتی دوکانیں موجود ہیں اور یہاں پر وافر تعداد میں پبلک ٹرانسپورٹ دستیاب ہے۔

دو متنازعہ داخلی راستے

1۔ مکان نمبر B-196 اور B-195 کے درمیان داخلی راستہ ایک رہائشی مکان کی ناجائز تجاوزات کی وجہ سے 17 فٹ تک چھوٹا کیا جاچکا ہے (Pic B-1) تصویر میں موجود گیٹ پر

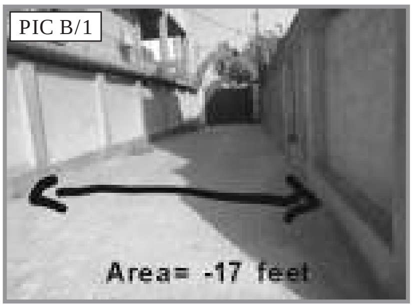

PIC B/1

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کا سائن بورڈ نمایاں ہے (Pic B-2)، یہ گیٹ 50 فٹ چوڑے رہائشی روڈ میں کھلتا ہے۔ گیٹ مکان نمبر B-196 اور مکان نمبر B-195 کے داخلی ستونوں پر نصب کیا گیا ہے۔

PIC B/2

2۔ تصویر B-3 سڑک سے لی گئی ہے جس میں کالج کا منظر دیکھا جاسکتا ہے۔نظر آنے والی عمارت کالج کا اکیڈمک بلاک ہے۔تصویر میں واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے کہ دونوں مکانوں نے اپنی کھڑکیاں، بالکونیاں، اطرافی اور عقبی حصہ لڑکیوں کے کالج کے اندر کھول رکھا ہے۔

PIC B/3

3۔ تصویر B-5 آڈیٹوریم کو دکھاتی ہے، تصویر B-4 فیکلٹی کے لیے پارکنگ ایریا کو دکھاتی ہے اور تصویر B-6 میں گراؤنڈ اور کالج کو علیحدہ کرنے والی لوہے کی باڑھ نظر آرہی ہے جو ذرا فاصلے پر ہے۔

PIC B/4

PIC B/5

PIC B/6

4۔ تصویر B-7 میں مکان نمبر B-196 کی کھڑکیاں اور بالکونیاں نظر آرہی ہیں۔ اس مکان نے پلاٹ ST-7 کی 16 فٹ اراضی پر ناجائز قبضہ

کر رکھا ہے اور رفاعی پلاٹ کے حصے کو اپنے ساتھ غیرقانونی طور پر شامل کرلیا ہے۔ بالکونیاں، کھڑکیاں اور سی سی ٹی وی کیمرے تمام کالج کی حدود کے اندر کھلتے ہیں۔ اس مکان کی پانی کے لیے کی گئی بورنگ بھی پلاٹ ST-7 کی اراضی کے اندر کی گئی ہے۔

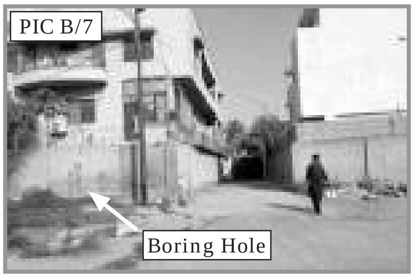

۵۔ تصویر B-8 میں مکان نمبر B-196، اکیڈمک بلاک، ناریل کے درخت، بورنگ کی جگہ سے نجی رہائش گاہ میں پائپوں کو جاتا ہوا واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ گرلز کالج کو کسی قسم کی حفاظت، تحفظ اور پرائیویسی حاصل نہیں ہے۔ ہمیں بتایا گیا کہ مکین کالج کی حدود میں داخل ہوکر ناریل لے جاتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ ناریل کے درخت ان کی ملکیت ہیں۔

مکان نمبر B-182 اور B-181 کے درمیان داخلی راستہ یہ داخلی راستہ مرکزی داخلی راستہ تصور کیا جاتا

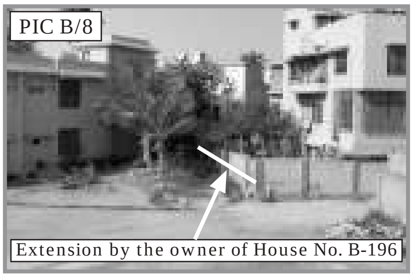

ہے کیونکہ یہ 50 فٹ چوڑی سڑک، تجارتی علاقہ اور شاہراہِ اورنگزیب سے مل جاتا ہے۔ اس شاہراہ پر متعدد دوسرے اسکول اور تعلیمی ادارے بھی واقع ہیں اور بڑی تعداد میں پبلک ٹرانسپورٹ اور بسیں دستیاب ہیں والدین اپنی بیٹیوں کو اس داخلی دروازے کے ذریعے کالج بھیجنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔

رفاعی پلاٹ ST-7 کے اندر موجود داخلی راستے

یہاں پر مزید تین گیٹ ہیں جو کے ایم سی پرائمری اسکول، کے ایم سی انگلش میڈیم اسکول اور کے ایم سی آفس کی عمارات کی سمت رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ گیٹ مکان نمبر A-383 تا A-393 کی دیواروں کی حد کے ساتھ تعمیر کیے گئے ہیں۔

کے ایم سی پرائمری اسکول

گوگل امیج کے مطابق پرائمری اسکول اس جگہ پر 2004ء سے پہلے سے موجود ہے یہ اسکول رہائشی مکانات کی دیواروں کی حد کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے۔ کیونکہ دیواریں چھوٹی ہیں اس کی وجہ سے بچوں کے تحفظ اور پرائیویسی کے لیے خاطر خواہ اقدامات نہیں اٹھائے جاسکتے۔ تصویریں خود بولتی ہیں، پوری جگہ عدم توجہی کا شکار ہے۔ اسکول کا نام 'سیّد احمد شہید گرلز اینڈ بوائز ایلیمینٹری اسکول' ہے۔ اسکول کی عمارت تنگ ہے اور اس میں کوئی کھیل کا میدان یا کوئی دوسری بنیادی سہولت مہیا نہیں ہے۔

کے ایم سی آفس

پلاٹ ST-7 کے اختتام پر مکان نمبر A-283 کی دیوار کی حد کے ساتھ کے ایم سی آفس تعمیر کیا گیا ہے۔ جب ہم نے اس جگہ کا دورہ کیا تو ہم پر انکشاف ہوا کہ اس آفس کمپاؤنڈ میں تین نجی خاندان رہائش پذیر ہیں (Pic-F/4)۔ ہمارے مشاہدے میں ایسی کوئی بات نہیں کہ وہاں پر کوئی آفس قائم ہے یا وہاں پر کسی بھی نوعیت کا کوئی سرکاری کام ہو رہا ہو۔ جب ان تمام معاملات کی سوشل میڈیا پر اشاعت ہوئی تو 8 فروری 2022ء کے بعد ST-7 کے اندر دیوار پر پینا فلیکس آویزاں کر دیا گیا (Pic F/1)۔ کے ایم سی آفس گیٹ پلاٹ ST-7 کے اندر واقع ہے (Pic F/2)، اس پر کوئی نام نہیں ہے اور نہ ہی کوئی وضاحت کی گئی ہے کہ یہ گیٹ کس دفتر کی جانب رہنمائی کرتا ہے تصویر F/2، 8 فروری 2022ء کو لی گئی۔

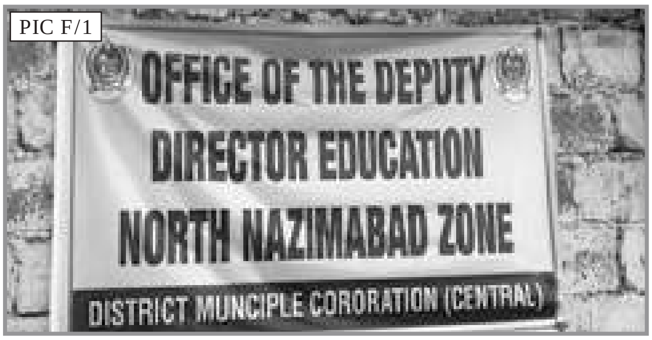

PIC F/1

PIC F/2

PIC F/3

PIC F/3

PIC F/4

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج

کالج 2005ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ رہائشی مکانات نمبر A-404 تا A-414 کی دیواروں کی حد کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے۔ سرکاری کالج کی عمارت کے تین بلاکس ہیں۔

PIC H/1

1۔ اکیڈمک بلاک

اکیڈمک بلاک رہائشی مکانات A-404 تا A-414 کی دیواروں کی حد کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے (Pic-H/2)۔ کالج کے اس سیکشن کے لیے داخلی راستہ مکان نمبر B-196 اور B-195 کے درمیان سے آتا ہے۔ مکان نمبر B-196 رفاعی پلاٹ ST-7 کی تقریباً 16 فٹ اراضی غیر قانونی طور پر اپنے قبضے میں لے لی ہے۔ یہ پلاٹ ST-7 کا عقبی راستہ بھی ہے۔

PIC H/2

2۔ آڈیٹوریم

آڈیٹوریم جمنازیم سے آگے اور اکیڈمک بلاک کے بالمقابل واقع ہے۔ فی الحال یہ زیرِ استعمال نہیں ہے۔

PIC H/3

3۔ جمنازیم

جمنازیم کی عمارت فی الوقت کالج کے استعمال میں نہیں ہے۔

PIC H/4

کاکا گراؤنڈ

'سخی حسن جیم خانہ کرکٹ گراؤنڈ اور سرفراز احمد کرکٹ اکیڈمی' کاکا گراؤنڈ کے نام سے بھی معروف ہیں، جو بلاک این میں واقع رفاعی پلاٹ ST-7 کی اراضی کے ایم سی پرائمری اسکول، کے ایم سی آفس اور گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کے ساتھ بانٹتا ہے۔

کھیل کے میدان کو سرفراز احمد کے نام سے اس وقت منسوب کیا گیا جب 2017ء میں پاکستان نے سرفراز احمد کی کپتانی میں آئی سی سی چیمپینز ٹرافی جیتی تھی اس وقت کے میئر کراچی وسیم اختر سرفراز احمد کے گھر انہیں مبارکباد دینے گئے تھے اس موقع پر انہوں نے اعلان کیا تھا کہ کاکا گراؤنڈ کو سرفراز احمد کے نام سے منسوب کیا جائے گا اور کے ایم سی کھیل کے میدان کو عالمی معیار کے کرکٹ اسٹیڈیم میں تبدیل کرے گی۔ بعدازاں 2017ء ہی میں کے ایم سی نے سرفراز احمد کرکٹ اکیڈمی کی تعمیر کے لیے تیار کیا (PC-1)۔ وسیم اختر، سرفراز احمد اور چیئرمین ڈی ایم سی سینٹرل ریحان ہاشمی نے پروجیکٹ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ تاہم کرکٹ اکیڈمی کے لیے کسی بھی قسم کی کوئی تعمیرات نہیں ہوئیں۔ صرف ایک ہی تبدیلی واقع ہوئی کہ بنجر اور خشک گراؤنڈ گھاس کے میدان میں تبدیل ہوگیا۔ گھاس خشک ہوگئی اور اب وہ گراؤنڈ اتنا ہی بنجر اور ویران نظر آتا ہے جیسا کہ پہلے تھا۔

تنازعہ

- گرلز ڈگری کالج پلاٹ ST-1 بلاک جی پر بنایا جانا تھا تاہم اس کا محلِ وقوع تبدیل کرکے اسے ST-7 بلاک این پر منتقل کردیا گیا۔ اصل پلاٹ ST-1 اب نجی ملکیت میں ہے اور وہاں پر ایک پرائیویٹ اسکول مع اس کا چڑیا گھر اور ایک کیفے قائم ہے۔
- یہ ایک رفاعی پلاٹ ہے جس پر کسی بھی قسم کی تجارتی اور کاروباری سرگرمیاں نہیں کی جاسکتی ہیں۔ ماسٹر پلان اتھارٹی کے مطابق پلاٹ ST-7 کی حیثیت متعین ہے۔ لے آؤٹ پلان نمبر PB-2/141 ظاہر کرتا ہے کہ پلاٹ صرف پرائمری اسکول کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- سرفراز احمد کرکٹ اکیڈمی کے مالکان، پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان کے کزنز اور مذکورہ علاقہ کے مکین مفت تربیت فراہم نہیں کررہے ہیں۔ وہ کوچوں سے کرکٹ کی تربیت حاصل کرنے کے خواہش مند طلبہ سے باقاعدہ طور پر فیس لے رہے ہیں۔
- گرلز کالج کے چاروں اطراف سے گھیرے ہوئے رہائشی مکانات کی دیواریں نیچی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ گرلز کالج کی طالبات کی کوئی پردہ داری نہیں ہے۔
- کلب کو استعمال کرنے کا سرفراز احمد کرکٹ اکیڈمی کو کوئی قانونی اختیار حاصل نہیں ہے وہ طاقت، سیاسی دباؤ، محکمہ تعلیم کے بدعنوان عناصر اور دیگر غیر ذمہ دار افراد کی نااہلی کی وجہ سے اس کا جبراً استعمال کررہے ہیں۔
- کے ایم سی آفس کمپاؤنڈ تین خاندانوں کی رہائشی جگہ کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔
- سرفراز احمد کرکٹ اکیڈمی کے مالکان نے غیر قانونی طور پر کالج کے گیٹ پر رکاوٹیں لگادی ہیں اور وہ طالبات اور ان کے والدین کو کالج کا مرکزی گیٹ استعمال کرنے سے جبراً روک

رہے ہیں۔

- لڑکیوں کو متعدد مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مثلاً رجب نامی ایک شخص کالج کی طالبات کی ویڈیو بنا رہا تھا جب اسے ویڈیو بنانے سے باز رہنے کا کہا گیا تو وہ دھمکیاں دینے لگا۔ اسی طرح نوید الدین نامی ایک اور شخص نے کالج کی پرنسپل پر بیہودہ جملے کسے اور ان کو دھمکایا جب کالج کے گراؤنڈ پر چوتھے سندھ کالج گیمز منعقد کیے جا رہے تھے۔ مقدمہ سندھ ہائیکورٹ میں زیرِ سماعت ہے اور پرنسپل پروفیسر حسین فاطمہ اس کا بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہی ہیں۔

کورٹ نے ایک انسپکشن آرڈر جاری کرتے ہوئے ایک افسر کو تفتیش کے لیے مقرر کردیا ہے تاہم ابھی تک عدالت میں اس کی رپورٹ جمع نہیں کرائی گئی ہے۔

کالج میں اس وقت 450 طالبات زیرِ تعلیم ہیں۔ وہ وہاں تعلیم حاصل کرنے جاتی ہیں لیکن انہیں تعلیم کے بجائے اکیڈمی کے مالکان کی طرف سے دھمکیاں ملتی ہیں اور اکیڈمی مالکان کے غنڈے طالبات پر بیہودہ آوازیں کستے ہیں اور ان کی ویڈیو بناتے ہیں۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں تعلیم میں صنفی مساوات کے لیے جدوجہد جاری ہے اور ایک کروڑ 30 لاکھ لڑکیاں تعلیم سے محروم ہیں، ایک گرلز کالج کی بندش اس صورتِ حال کو مزید بگاڑے گی۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت کو گرلز کالج کی جگہ کو تحفظ فراہم کرنا چاہیے اور لڑکیوں کی تعلیم کی حفاظت کرنا چاہیے۔ انہیں پرائمری اسکول کو ترقی دینا چاہیے اور کرکٹ اکیڈمی کی رفاعی پلاٹ ST-7 میں کسی بھی قسم کی مداخلت کو روکنا چاہیے۔ کھیل کے میدان اہم ہیں لیکن گرلز کالج کو کسی بھی قیمت پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور اس کو لازمی طور پر حکومتی اور معاشرتی تحفظ فراہم کرنا چاہیے۔

SHC directs Nazir to ascertain legal status of Sarfaraz Ahmed Cricket Academy

SHC summons Sarfaraz in land dispute case

College ground illegally occupied

SINDH MASTER PLAN AUTHORITY

Controversy hits Sarfaraz Ahmed Cricket Academy over Kaka Ground's ownership

برنس گارڈن میں شہری۔سی بی ای کی شجرکاری مہم

روشنیوں کا شہر کراچی شدید گرمی کے اثرات سے گزر رہا ہے، ماضی میں شاید اس قدر شدید گرمی کی لہر کبھی نہیں آئی تھی۔ جب کہ حکومت گرمی کے اس شدید اثر کو ختم کرنے کے لیے چھوٹے اقدامات اٹھا رہی ہے۔سول سوسائٹی نے اس کو اپنا مقصد بنا لیا ہے کہ وہ گرمی کی اس شدت کو ختم کرنے کے لیے ایسے حل متعارف کرائے جن کے فوری نتائج برآمد ہوں۔

شہری۔سی بی ای کی 'ملین ٹری تحریک' ایسا ہی ایک حل ہے۔آج تک این جی او کراچی کے مختلف علاقوں میں 20,000 سے زائد درختوں کی شجرکاری کر چکی ہے۔

اس تحریک کے تحت ایک اور شجرکاری مہم کا اہتمام کیا گیا اور شہری۔سی بی ای کی رکن آمرہ جاوید نے برنس گارڈن میں 100 سے زائد درختوں کی شجرکاری کی۔ان پودوں میں 70 املی، شہتوت، شریفہ، آم اور دو عجوہ کھجور کے پودے شامل تھے۔شہری کی رکن نے دو 'کورڈیا' نامی ہوائی کے مقامی گرم علاقوں کے پودوں کی بھی شجرکاری کی۔انہوں نے ان پودوں کو اپنے گھر کے باغ میں بیجوں سے اُگایا اور ان کی اس وقت تک دیکھ بھال کی جب تک کہ وہ اتنے بڑے نہ ہو گئے کہ وہ پانی اور کم محنت سے خودکار طور پر پنپ سکیں۔

ان پودوں کی شجرکاری کرتے ہوئے آمرہ جاوید نے کہا۔'انہیں یہاں اُگانا ایک چیلنج تھا لیکن اس کے نارنجی پھولوں کو دیکھنے کا انتظار نہیں کر سکتی تھی کیونکہ انہیں درختوں پر کھلنے کے لیے کچھ سالوں کا عرصہ درکار تھا۔'

اس موقع پر معروف باغبان شہباز حسن بھی موجود تھے۔

حسن نے کہا۔'یہ آم کے پودے کھاد کی مٹی میں پھوٹے تھے اور میں انہیں ختم ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا لہٰذا میں نے اب تک ان کی بہت دیکھ بھال کی اور اب میں مطمئن ہوں کہ وہ اپنی اصل جگہ پر پہنچ گئے ہیں جہاں وہ اپنی بھرپور جوانی تک زندہ رہ سکتے ہیں۔'

شہباز حسن نے کہا۔'میں اس لیے بھی خوش ہوں کہ ان کی جگہ برنس گارڈن ہے جہاں میرے والد صاحب جب وہ ڈی جے سائنس کالج میں طالب علم تھے یہاں آکر بیٹھتے تھے اور مطالعہ کرتے تھے۔اس وقت برنس گارڈن درختوں سے بھرا ہوا ہوتا تھا جیسے کہ ایک گھنا جنگل ہو۔'انہوں نے امید ظاہر کی کہ ویسی ہی گھنی ہریالی دوبارہ برنس گارڈن میں آجائے گی جس کے پاس اب نئے پودے آ گئے ہیں اور جنہیں ابھی درخت بننا ہے۔

ہیڈ گارڈنر شاہد نے ڈی جی ساؤتھ کے ہاتھوں لگائے گئے درختوں کو دکھایا۔ درختوں کو اورنج اور سرخ لائن کے لیے راستہ بنانے کی وجہ سے کاٹ دیا گیا ہے۔

'ہم نے 28 سے زائد درختوں کی شجرکاری کی ہے اور ان میں سے تمام پودے نشوونما پا رہے ہیں۔' گارڈنر نے درخت کی شاخ کی طرف اشارہ کیا جہاں پر پھول نکل رہے تھے۔

شہری۔سی بی ای کے ریحان اشرف اور حوا افضل بھی اس موقع پر موجود تھیں۔

غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) پر شب خون

سلمان علی

اس جدید دور میں ہر فرد لفظ 'NGO' سے بخوبی آشنا ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ کچھ افراد ایسے ہوں جو اس سے بے خبر ہوں لہٰذا ان افراد کے لیے میں NGO کے اصل مطلب اور تعریف کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ NGO کا لفظ Non-Government Organisation کا مخفف ہے جسے اردو زبان میں غیر سرکاری تنظیم کہا جاتا ہے۔ این جی او لوگوں کو ان کے آئینی، معاشی، سیاسی اور سماجی و ثقافتی حقوق سے آگاہ کرنے کے لیے تشکیل دی جاتی ہے۔ عالمی بینک کی تعریف کے مطابق این جی او پرائیویٹ تنظیمیں ہوتی ہیں جو متاثرہ لوگوں کو راحت پہنچانے، غریبوں کے مفادات کو بڑھاوا دینے، ماحول کو تحفظ فراہم کرنے، بنیادی سماجی خدمات فراہم کرنے یا کمیونٹی ڈیولپمنٹ میں بھرپور حصہ لینے کے لیے جدوجہد کرتی ہیں۔

تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ دنیا بھر میں تقریباً ایک کروڑ غیر سرکاری تنظیمیں موجود ہیں جن میں سے صرف 25 ہزار سے 35 ہزار غیر سرکاکی تنظیمیں پاکستان میں قائم ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں غیر سرکاری تنظیموں کے خلاف غیر حقیقی مفروضوں پر مبنی ایک جنگ مسلط کردی گئی ہے مثلاً پاکستان کی سابقہ حکومت نے کئی بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں پر پابندی عائد کرتے ہوئے پاکستان میں ان کے دفاتر بند کردیئے ہیں۔ خاص طور پر پی ٹی آئی کی حکومت نے اس بنیاد پر کہ یہ تنظیمیں غیر ملکی فنڈز وصول کررہی ہیں، دشمن ممالک کے ایجنڈے کو فروغ دے رہی ہیں اور ریاست کے خلاف کام کررہی ہیں، غیر سرکاری تنظیموں کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔

ہمارے ذرائع کے مطابق عمران خان نے اپنی کیبنٹ کے اجلاسوں میں غیر سرکاری تنظیموں کو ملنے والے غیر ملکی فنڈز کے مسئلے کو اٹھایا کہ اس کی حکومت ملک میں آزادیٔ اظہار پر سخت پابندیاں عائد کررہی تھی اور ان خدشات میں اضافہ ہورہا تھا۔ واضح رہے کہ عمران خان 2018ء میں الیکشن جیتنے کے بعد اقتدار میں آئے اور انہوں نے 18 غیر ملکی این جی اوز کو اپنے دفاتر بند کرنے اور پاکستان چھوڑنے کے احکامات صادر کیے۔ سول سوسائٹی کے افراد کا خیال ہے کہ غیر سرکاری تنظیموں کو خاموش کرنے کے لیے عمران خان حکومت کی یہ کوششیں دراصل مخالفین کو خاموش کرانے کے وسیع تر منصوبے کا ایک حصہ ہے۔

دنیا بھر میں تقریباً ایک کروڑ غیر سرکاری تنظیمیں ہیں جن میں سے صرف 25 ہزار سے 35 ہزار غیر سرکاری تنظیمیں پاکستان میں کام کررہی ہیں۔

پنجاب اور سندھ کی درجنوں غیر سرکاری تنظیموں نے ملک بھر کے ہائی کورٹوں میں متعدد پٹیشنز دائر کررکھی ہیں جن میں عدالت سے استدعا کی ہے کہ نئی قانون سازی (ای اے ڈی اور چیریٹی کمیشن) نے انہیں سرکاری حکام کے قدموں تلے دبا دیا ہے اور ان کی سرگرمیوں کو ختم کردیا ہے، یہ قوانین دراصل ڈریکونین قوانین ہیں لہٰذا انہیں معطل کرنے کے احکامات صادر فرمائے جائیں۔

میں ذاتی طور پر کئی ایسی تنظیموں کو جانتا ہوں جنہیں عمران حکومت نے بند کردیا ہے یہ تنظیمیں درحقیقت پنجاب اور سندھ کے دورافتادہ اور پسماندہ علاقوں میں آباد غریب لوگوں کو تعلیم کی سہولیات فراہم کررہی تھیں اور ناگہانی آفات کے خطرات سے نمٹنے کے لیے معلومات فراہم کررہی تھیں اور دیگر اہم اور بنیادی مسائل کے حل کے لیے ان کی معاونت کررہی تھیں۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان میں ان بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں کی سرگرمیاں قابلِ تعریف ہیں۔ ان تنظیموں نے ناگہانی آفات کے وقت پسماندہ لوگوں کی مدد کی اور تھر کے علاقوں میں خشک سالی کے موسم میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا اور پاکستان کے دیگر دیہی علاقوں میں سماجی خدمات فراہم کیں، انہوں نے ہمارے لیے اسکول قائم کیے اور سماجی انصاف کے لیے جدوجہد کی اور سماجی اہداف کے حصول میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

لیکن عمران حکومت اپنے مبینہ 'پوشیدہ ایجنڈے' کی وجہ سے ان تنظیموں پر ہمیشہ تنقید کرتی رہی ہے۔ لیکن ہم ان تمام بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جنہوں نے ہمیشہ پاکستان میں لوگوں کی مدد کی باوجود اس کے ان کے ارکان کو زندگی سے لاحق خطرات کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور مقامی آبادی ان کو شک و شبہات کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔

حال ہی مجھے اسلام آباد میں قائم کئی بین الاقوامی

غیرسرکاری تنظیموں میں کام کرنے والے اپنے کچھ دوستوں سے بات چیت کرنے کا موقع ملا۔انہوں نے بتایا کہ ایک عام مسئلہ جس کا ہم آج کل سامنا کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ حکومتی محکمے ان کے غیرملکی ارکان کو ویزے اور این او سی جاری کرنے میں بہت سست روی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔اگر کوئی غیرملکی کارکن پاکستان آنا چاہے تو اسے ویزا حاصل کرنے کے لیے تین سے چار ماہ تک انتظار کرنا پڑتا ہے کیونکہ ان کی ویزا درخواستوں کی وزارتِ داخلہ، وزارتِ خارجہ اور بے شمار خفیہ اداروں میں جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔اس طریقہ کار کی وجہ سے بین الاقوامی غیرسرکاری تنظیموں کے وفود مایوس ہوکر پاکستان کا دورہ نہ کرنے کا فیصلہ کرلیتے ہیں۔

مزید برآں ان بین الاقوامی غیرسرکاری تنظیموں میں کام کرنے والے افراد اپنے مستقبل کے بارے میں بہت زیادہ فکرمند ہیں۔ان تنظیموں کو ملنے والے غیرملکی فنڈز ایم او یو کے اجراء پر انحصار کرتے ہیں اور اس طرح ان کے مستقبل پر تلوار لٹکتی رہتی ہے۔ وزارتِ داخلہ کی ویب سائٹ پر فراہم کردہ دستاویزات کی فہرست میں سے 15 دستاویزات رجسٹریشن کے لیے ضروری ہیں۔فہرست تقاضہ کرتی ہے کہ بین الاقوامی غیرسرکاری تنظیم ٹیکس ریٹرنز، اسٹاف کی تفصیلات، اس کے اپنے ملک میں رجسٹریشن کی تفصیلات، فنڈز کی تفصیلات، مسلسل فنڈنگ کا ثبوت وغیرہ فراہم کیے جائیں۔ان دستاویزات کو اقتصادی امور کے محکمے اور وزارتِ داخلہ میں جمع کرانے کے باوجود متعدد بین الاقوامی غیرسرکاری تنظیمیں رجسٹریشن کے لیے انتظار کررہی ہیں۔

میں انتہائی دیانتداری سے حکومت کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بین الاقوامی غیرسرکاری تنظیمیں بہتری، لوگوں کی فلاح و بہبود اور استعدادِ کار میں بڑھاوا دینے کے لیے حقیقی معنوں میں کام کررہی ہیں اور انسانیت کی فلاح کے لیے آگہی اور شعور اجاگر کررہی ہیں۔

یہ تنظیمیں ملک کے بڑے سیاسی مسائل کو حل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔اس سلسلے میں غیرسرکاری تنظیموں کے اشتراک اور نیٹ ورک اور کمیونٹی پر مشتمل تنظیموں کی مشترکہ کاوشوں سے مثبت نتائج برآمد ہونا شروع ہوگئے ہیں۔غیرسرکاری تنظیموں کے اشتراک نے شہریوں کو جمہوریت کے معنی، نمائندگی اور ووٹر کے کردار کے بارے میں شعوری آگہی بیدار کی۔ غیرسرکاری تنظیمیں معاشرے کا نتیجہ خیز، قابل اور مؤجد حصہ ہیں۔ بنیادی طور پر ایک این جی او کا کردار لوگوں کو تبدیلی کے لیے تیار کرتا ہے۔وہ لوگوں کو نفسیاتی مسائل سے نمٹنے کے لیے تیار کرتی ہیں اور انہیں جبر اور استبداد کے خلاف لڑنے کے لیے تیار کرتے ہیں۔ان کے کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہاں پر غیرملکی طاقتوں نے اپنے خفیہ مقاصد کے لیے غیرسرکاری تنظیموں کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے۔جبکہ قواعد وضوابط کی ضرورت ناقابلِ تردید ہے۔ صاف و شفاف قواعد لازمی طور پر بنائے جائیں۔ملک میں کام کرنے والی مقامی اور غیرملکی تنظیمیں دونوں کو رجسٹرڈ اور دستاویزی ہونا چاہیے۔لیکن دستاویزات کی عدم موجودگی ان کو مکمل طور پر بند کرنے کا ایک بہانہ نہیں ہونا چاہیے۔ حکومت اور غیرسرکاری تنظیموں کو مل کر رجسٹریشن میکنزم کو بہتر بنانے اور اس ضمن میں پالیسیوں اور طریقہ کار کو آسان بنانے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ غیرسرکاری تنظیموں کی جانب سے جس قدر ضروری خدمات کمیونٹی کو فراہم کی جارہی ہیں اس کے لیے کوئی معقول متبادل موجود نہیں ہے۔ ہمارے سب سے زیادہ ذہین شہری ان کی مدد کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ ان کے کام کی اہمیت کے پیشِ نظر حکومت کو اپنا طریقہ کار زیادہ شفاف بنانا چاہیے جب وہ این جی او کے فنڈز اور ان کے پروجیکٹس کی جانچ کرے۔

میں حکومتِ پاکستان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ غیرسرکاری تنظیموں کے لیے موافق ماحول مہیا کریں کیونکہ غیرسرکاری تنظیمیں حکومتوں کے ترقیاتی ایجنڈے کو اپنے لچکدار اور نچلی سطح پر اپنے تجدیدی طریقوں کے ذریعے زیادہ مؤثر اور کم لاگت پر نافذ کرسکتی ہیں۔غیرسرکاری تنظیمیں آگہی بیدار کرنے والے ادارے ہیں جو سماجی عدم مساوات کو ختم کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں اور اس مقصد کے لیے وہ پوری قوم کو ایک چھت کے نیچے لاتے ہیں اور تمام نسلی اور فرقہ وارانہ اختلافات کو ختم کرنے کے لیے انتھک محنت کرتے ہیں جس کے نتیجے میں پاکستانی عوام کے اندر یکجہتی اور حب الوطنی کے جذبات پروان چڑھیں گے اور انہیں انسانیت سے پیار کرنے کا جذبہ عطا کریں گے۔

آخر میں ہم موجودہ اتحادی حکومت سے درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس مسئلے پر توجہ دیں اور پاکستان کے غیرمراعات یافتہ طبقات کی بھلائی کے لیے غیرسرکاری تنظیموں کو کام کرنے کی اجازت دیں۔

مصنف ایک سماجی اور سیاسی کارکن ہے۔

ذریعہ: روزنامہ ’ٹائمز‘

ایگری ٹیک ــــ سرسبز دنیا کا مستقبل

مریم سرور

ایگری ٹیک ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جو مصنوعی ذہانت، آئی او ٹی، ڈیٹا کا تجزیہ، روبوٹکس اور ڈرون کا استعمال کر کے زرعی پیداوار کو بڑھاتی ہے۔ اقوامِ متحدہ کی رپورٹوں کے مطابق 2030ء میں دنیا کی متوقع آبادی 8.5 بلین نفوس تک بڑھ جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عالمی خوراک کی ضرورت میں بھی بتدریج اضافہ ہوگا۔

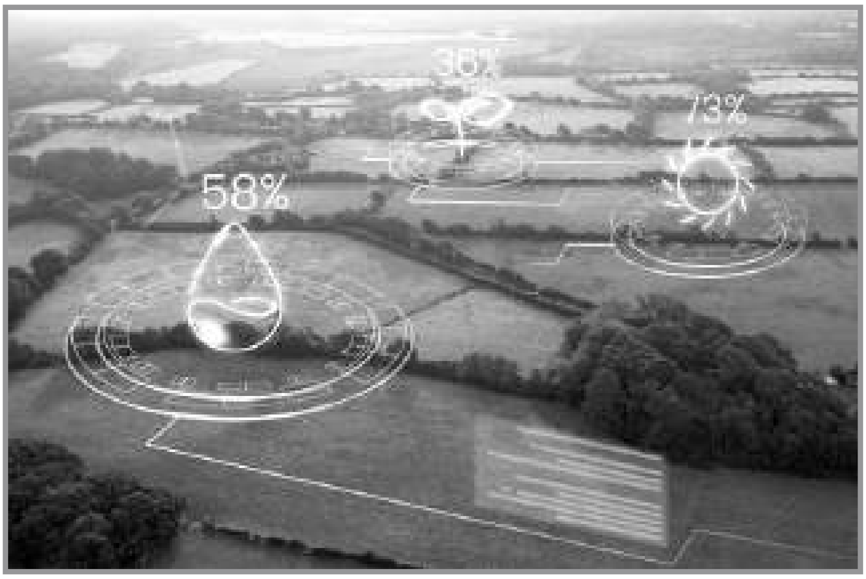

ایگری ٹیک کے پاس ایسے جدید طریقۂ کار ہیں جو دودھ، فصلوں اور مویشیوں کی پیداوار کو بڑھاتے ہیں، ان طریقۂ کار میں ڈیجیٹل مٹی کی نقشہ سازی، روبوٹ کے ذریعے فصلوں کی کٹائی اور گھاس پھوس کی روک تھام وغیرہ شامل ہیں۔ مصنوعی سیاروں کے استعمال سے مٹی کی نقشہ سازی آسان اور زیادہ مؤثر ہوگئی ہے۔ روبوٹک ہاتھ کاشت کاری اور فصلوں کی کٹائی کے لیے بھی زیادہ فائدہ مند ثابت ہوئے ہیں۔

ایک روبوٹک کمپنی 'ENERGID' نے درختوں سے سنگترے توڑنے کے لیے ایک ایسا روبٹک ہاتھ تیار کیا ہے جو دو سے تین سیکنڈ میں ایک پھل توڑتا ہے۔ مزید برآں زرعی اراضی پر ڈرون کے استعمال کے ذریعے بڑے علاقے کی وڈیو اور تصاویر لی جاسکتی ہیں جس سے کھیت کی حالت کا صحیح وقت کا تعین کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

ہر سال جراثیم کش ادویات کے زیادہ استعمال اور جڑی بوٹیوں کی وجہ سے فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹر سلیم ایڈیروم نے اپنی ٹیم کے ہمراہ نیورل نیٹ ورکس اور ڈیپ لرننگ کو استعمال کرتے ہوئے ایک ایسی ٹیکنالوجی تخلیق کی ہے جو فصلوں اور گھاس پھوس کے درمیان تفریق کر سکتی ہے اس ٹیکنالوجی کی وجہ سے جڑی بوٹیوں کے اتلاف کی دواؤں کے استعمال میں 90 فیصد تک کمی آ سکتی ہے۔

بادلوں کی تخم ریزی ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جو بادلوں میں زیادہ بارش پیدا کرنے کی صلاحیت کو بڑھاتی ہے جس سے کھیتوں کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس طریقۂ کار کو ان علاقوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے جہاں زراعت کے لیے دستیاب آبی ذخائر بہت کم ہیں مثلاً زمبابوے اور مصر وغیرہ۔

این ایف یومیوچل انشورنس کی ڈائریکٹر علی کیپر نے ایگری ٹیک رپورٹ 2019ء میں تحریر کیا ہے کہ 1960ء سے سیب کے باغات کی پیداوار میں 20 سے 50 ٹن زیادہ کی بڑھوتری ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ پیداوار میں غیر معمولی بڑھوتری کی وجہ زرعی ٹیکنالوجی کا استعمال ہے۔

ایگری ٹیک کی مارکیٹ قدر کی اصطلاح میں اگلے 6 سالوں میں صنعت کی قدر اندازاً 41,172.5 ملین ڈالر تک ہو چکی ہوگی۔

2019ء میں شمالی امریکا ایگری ٹیک مارکیٹ کا سب سے بڑا حصص یافتہ تھا۔ جبکہ بھارت ایگری ٹیک معاہدوں میں 249 ملین ڈالر کی محفوظ سرمایہ کاری کر چکا ہے، یہ سرمایہ کاری 2018ء کے مقابلے میں 80 فیصد زیادہ ہے۔

چین، فلپائن، تھائی لینڈ، جاپان اور انڈونیشیا جیسے گنجان آبادی والے ممالک اپنی زراعت کا مستقبل محفوظ کرنے کے لیے ایگری ٹیک ٹیکنالوجی کو اپنانے کے کام پر سنجیدہ نوعیت کے اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ کیونکہ آئندہ چند سالوں میں یہ ہریالی بچاؤ جنگ میں تبدیل ہونے جا رہی ہے۔

پاکستان کے مقدمے کی صورت میں یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کی معیشت بنیادی طور پر زراعت اور زرعی مصنوعات پر انحصار کرتی ہے۔ لہٰذا اگر پاکستان بین الاقوامی معیار کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو اسے ایگری ٹیک میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے۔

تاہم ملک بھر کے کاشت کاروں تک اس ٹیکنالوجی کے بارے میں آگہی ابھی نہیں پہنچی ہے۔ لیکن کچھ شروعاتی اقدامات اس خطے میں اٹھائے جا چکے ہیں جو پاکستان کی زراعت کو سہارا دینے کے لیے کام کر رہے ہیں۔

ابھرتی ہوئی ایگری ٹیک شروعات ٹیکنالوجی کو ترقی یافتہ بنا چکی ہیں جس سے پاکستان میں زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں مدد ملی ہے۔ Ricupt کے پاس ایک App ہے جو موسم کے بارے میں پیش گوئی کرتی ہے اور مٹی کا تجزیہ کرتی ہے۔

ایکوا ایگرو ایک شروعات ہے جو این ای ڈی یونیورسٹی کی ایک طالبہ رملہ کلیم شاہ کا کارنامہ ہے۔ انہوں نے بادل کے نظاموں اور مصنوعی ذہانت کی بنیاد پر ایک ڈیوائس تیار کی ہے جو مٹی کی حالت کا تجزیہ کرتی ہے۔ ڈیوائس آبپاشی کے صحیح وقت کے لیے تجاویز بھیجتی ہے جس کی وجہ سے پانی کو 50 فیصد تک بچایا جا سکتا ہے۔

اگر پاکستان ایگری ٹیک کو اپناتا ہے تو وہ پانی کی بچت کر سکتا ہے اور 2025ء تک ممکنہ آنے والی پانی کی شدید قلت سے خود کو محفوظ کر سکتا ہے۔ ایگری ٹیک کے استعمال سے اپنی فصلوں کی پیداوار بڑھا سکتا ہے اور اس کے ذریعے اپنی آمدنی میں اضافہ بھی کر سکتا ہے۔

اس مضمون میں استعمال کیے گئے ذرائع

- اقوامِ متحدہ: 'اقوامِ متحدہ کے پروجیکٹس برائے عالمی آبادی۔ 2030ء تک 8.5 ارب تک پہنچنے کا تخمینہ' (2013ء)
- ووجیوکس، اسٹاوروس جی: 'ایگریکلچرل روبوٹکس' (2019ء)
- تالاویا، تانہا: 'زراعت میں مصنوعی ذہانت' (2020ء)
- وان ڈربرگ، سائمن: 'باہمی سیشن کی تجزیاتی رپورٹ' (2020ء)
- لوئزل، بینجمن: 'عالمی صلاحیت سے مقامی خودمختاری تک' مذاکرہ (2021ء)
- عائشہ مسعود: 'پاکستان کے فرٹیلائزر سیکٹر کی سرمایہ کارانہ کارکردگی کا مطالعہ' ریسرچ جرنل آف فنانس اینڈ اکاؤنٹنگ (2014ء)

پی ای سی ایچ ایس میں رہائشی پلاٹوں پر فلیٹس/ پورشن کی غیر قانونی تعمیرات

وزارتِ ہاؤسنگ اینڈ ورکس، پی ای سی ایچ سوسائٹی، ایس بی سی اے، کے ڈی اے، آرکیٹیکٹس/ انجینئرز تمام سازشی عناصر

سپریم کورٹ آف پاکستان نے سول پٹیشن نمبر 815-K/2016 میں احکامات صادر فرمائے اور سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کو خصوصی ہدایت جاری فرمائیں۔ حکم نامے کے متعلقہ پیراگراف کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

’سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی رہائشی پلاٹوں جو رہائشی مکانات کے لیے مختص ہوں، رفاعی پلاٹوں مثلاً کھیل کے میدان اور دیگر رفاعی پلاٹوں پر کسی بھی کثیر المنزلہ عمارت کی تعمیر کی اجازت نہیں دے گی اور سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی دیئے گئے ایسے تمام اجازت ناموں پر نظر ثانی کرے گی اور کسی بھی ایسی عمارت کو جو کراچی شہر کے اصل ماسٹر پلان کے برخلاف تعمیر کی گئی ہے، اس کی اصل حالت میں بحالی کو یقینی بنائے گی۔ محکمہ ماحولیات اور دیگر حکومتی محکمہ جات کراچی شہر کو اس اصل ماسٹر پلان کے مطابق بحالی کو یقینی بنائیں گے اور اس کی خلاف ورزی کو درست کیا جانا چاہیے۔ سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کے ایم پی جی اور تبدیل نہیں کئے جائیں گے یا پلاٹ یا اراضی کو اس کے اصل استعمال سے کسی دوسرے استعمال کے لیے تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔‘

سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی اس حکم کے برخلاف رہائشی پلاٹوں پر فلیٹوں اور پورشن کی تعمیر کی اجازت دے رہی ہے۔ بنگلوں کے پلاٹس گراؤنڈ+2 اور گراؤنڈ+3 کی فلیٹ سائٹس میں تبدیل/تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

اس وقت شہر میں پانی اور گیس کی شدید قلت ہے، سیوریج لائنیں پرانی ہو چکی ہیں اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور ان بنیادی سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کی کاوشیں روبہ عمل نہیں لائی جا رہی ہیں۔

کے بی ٹی آر پی 200 (ریگولیشن 2-25) میں واضح کیا گیا ہے کہ رہائشی پلاٹوں پر کس قسم کی تعمیرات کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

2.1-25 بڑے عماراتی معیارات

تمام رہائشی مکانات / بنگلے / عمارات، سوائے ان پلاٹوں کے جو شق 9-25 کے تحت آتے ہوں، مندرجہ ذیل معیارات کی پاسداری کریں گے۔ تاہم 399 مربع گز رقبہ تک کے پلاٹوں میں شیڈول TPR-2002 اور 9-A/KB میں فراہم کردہ اضافی منزلہ کی فیس کی ادائیگی کے بعد دوسری منزل کی تعمیر کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

کے بی ٹی پی آر 2002 کے مطابق مقرر کردہ تعمیراتی علاقہ

پلاٹ کا رقبہ	تعمیراتی رقبہ	تناسب	کم سے کم سامنے کا کھلا علاقہ	کم از کم اطراف سے کھلا علاقہ	کم سے کم عقب سے کھلا علاقہ
59 مربع گز (49.5 مربع میٹر)	85 فیصد	1:2	-	-	-
60 سے 119 مربع گز	70 فیصد	1:2	-	-	-
120 سے 199 مربع گز	70 فیصد	1:2	3 فٹ	-	3 فٹ
200 سے 299 مربع گز	65 فیصد	1:2	5 فٹ (1.5 میٹر)	5 فٹ ایک طرف	7 فٹ (2.13 میٹر)
300 سے 399 مربع گز	65 فیصد	1:1.8	5 فٹ (1.5 میٹر)	5 فٹ ایک طرف	7 فٹ (2.13 میٹر)
400 سے 499 مربع گز	65 فیصد	1:1.3	7 فٹ	5 فٹ	7 فٹ
500 سے 599 مربع گز	50 فیصد	1:1	10 فٹ	7 فٹ	7.5 فٹ
1000 مربع گز اور زائد	50 فیصد	1:1	15 فٹ	7 فٹ	10 فٹ
3347.55 سے 4064.89 مربع گز	50 فیصد	1:2	15 فٹ	7 فٹ	10 فٹ

پی ای سی ایچ ایس میں رہائشی پلاٹوں پر پورشن/فلیٹوں کی تعمیر

نمبر	پلاٹ نمبر	تصاویر	خلاف ورزیاں	پیدا ہونے والے مسائل
1	A-75، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (400 مربع گز) (کارنر پلاٹ)	 Plot 75-A Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو غیر تعمیراتی علاقہ ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے۔ • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے۔	• پلاٹ 60 فٹ چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
2	M-79، بلاک 2 پی ای سی ایچ ایس، کراچی (400 مربع گز) (کارنر پلاٹ)	 Plot 79-M Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • فی الوقت ابتدائی سطح پر تعمیرات ہو رہی ہے • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو غیر تعمیراتی علاقہ ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • لیز سنگل فیملی یونٹ کے لیے ہے جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ کے لیے اجازت دی ہے۔	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
3	M-85، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (400 مربع گز) (کارنر پلاٹ)	 Plot 85-M Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو غیر تعمیراتی علاقہ ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
4	N-86، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (400 مربع گز) (کارنر پلاٹ)	 Plot 86-N Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • رہائشی پلاٹ پر گراؤنڈ+2 کی تعمیر۔ • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو غیر تعمیراتی علاقہ ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
5	A-104، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (200 مربع گز) (کارنر پلاٹ)	 Plot 104-A Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو غیر تعمیراتی علاقہ ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے	• پلاٹ 40 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ

			• رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
6	104-F، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (200 مربع گز)	 Plot 104-F Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو غیر تعمیراتی علاقہ ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
7	112-J، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (300 مربع گز)	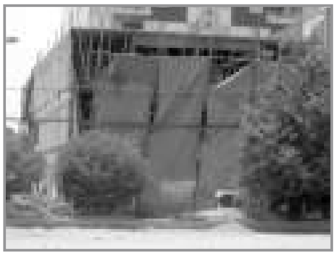 Plot 112-J Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو غیر تعمیراتی علاقہ ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
8	119-O، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (300 مربع گز) (کارنر پلاٹ)	 Plot 119-O Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو نا قابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
9	121-U، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (300 مربع گز) (کارنر پلاٹ)	 Plot 121-U Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو نا قابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔

10	122-H، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (300 مربع گز) (کارنر پلاٹ)	Plot 122-H Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو نا قابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 40 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
11	123-J، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (300 مربع گز)	Plot 123-J Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو نا قابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
12	123-M، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (300 مربع گز)	Plot 123-M Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو نا قابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
13	129-O، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (300 مربع گز) (کارنر پلاٹ)	Plot 129-O Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو نا قابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔

14	130-F، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (300 مربع گز)	 Plot 130-F Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو ناقابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم ازکم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
15	137-D، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (300 مربع گز)	 Plot 137-D Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو ناقابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم ازکم کھلی جگہ سامنے سے 7 فٹ، اطراف سے 5 فٹ اور عقب سے 7 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
16	143-H، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (1000 مربع گز)	 Plot 143-H Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو ناقابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم ازکم کھلی جگہ سامنے سے 15 فٹ، دونوں اطراف سے 7 فٹ اور عقب سے 10 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
17	144-D، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (1000 مربع گز)	 Plot 144-D Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو ناقابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم ازکم کھلی جگہ سامنے سے 15 فٹ، دونوں اطراف سے 7 فٹ اور عقب سے 10 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
18	144-L، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (1000 مربع گز)	 Plot 144-L Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو ناقابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم ازکم کھلی جگہ سامنے سے 15 فٹ، دونوں اطراف سے 7 فٹ اور عقب سے 10 فٹ چھوڑنا لازمی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ

			• رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
19	144-M، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (1000 مربع گز) (کارنر پلاٹ)	 Plot 144-M Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی الاٹمنٹ/لیز کی شرائط۔ • فی الحال بیسمنٹ کی سطح پر تعمیر جاری ہے۔ • لیز سنگل فیملی یونٹ کے لیے ہے جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلے کے لیے منظوری دی ہے۔	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
20	145-R، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (1000 مربع گز)	 Plot 145-R Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی الاٹمنٹ/لیز کی شرائط۔ • رہائشی پلاٹ پر پورشن کی تعمیر۔ • لیز سنگل فیملی یونٹ کے لیے ہے جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلے کے لیے منظوری دی ہے۔	• پلاٹ 40 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
21	146-Q/1، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی	 Plot 146-Q/1 Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی الاٹمنٹ/لیز کی شرائط۔ • فی الحال بیسمنٹ کی سطح پر تعمیر جاری ہے۔ • لیز سنگل فیملی یونٹ کے لیے ہے جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلے کے لیے منظوری دی ہے۔	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
22	147-B، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (1000 مربع گز)	 Plot 147-B Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو ناقابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 25-2.1 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 15 فٹ، دونوں اطراف سے 7 فٹ اور عقب سے 10 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔

23	149-H، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (1000 مربع گز)	 Plot 149-H Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو ناقابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 15 فٹ، دونوں اطراف سے 7 فٹ اور عقب سے 10 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
24	153-N بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (1000 مربع گز)	 Plot 153-N Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو ناقابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 15 فٹ، دونوں اطراف سے 7 فٹ اور عقب سے 10 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
25	177-J، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (600 مربع گز)	 Plot 177-J Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو ناقابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 10 فٹ، اطراف سے 7 فٹ اور عقب سے 7.5 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔
26	229/1-A، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی (600 مربع گز)	 Plot 229/1-A Block-2, P.E.C.H.S., Karachi.	• اراضی کی الاٹمنٹ/ لیز کی شرائط۔ • کھلی جگہ کا ناجائز تصرف جو ناقابل معافی ہے۔ کے بی ٹی پی آر کے قواعد 2.1-25 کے مطابق کم از کم کھلی جگہ سامنے سے 10 فٹ، اطراف سے 7 فٹ اور عقب سے 7.5 فٹ چھوڑنا لازمی ہے • رہائشی پلاٹ پر پورشن/فلیٹس کی تعمیر جبکہ ایس بی سی اے نے رہائشی بنگلہ بنانے کی اجازت دی ہے	• پلاٹ 30 فٹ سے کم چوڑی رہائشی سڑک پر واقع ہے جہاں نو پارکنگ ہے۔ • یہاں پر پانی اور گیس کی شدید قلت ہے اور سیوریج لائنیں بھی بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ شہری سہولیات کو بڑھانے کے لیے کسی بھی قسم کے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔

شہری

پی ای سی ایچ ایس میں مزید نسلا ٹاورز زیرِ تعمیر ہیں

لاچار پاکستان ایمپلائز کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ (پی ای سی ایچ ایس) نے ہماری آگہی کے لیے یہ اشتہار آویزاں کیا کہ 49 زیرِ تعمیر پورشن غیرقانونی ہیں۔

ہماری رائے میں پی ای سی ایچ ایس نے یہ اشتہار اس قسم کی غیرقانونی سرگرمی میں ملوث ہونے کے الزام سے خود کو بچانے کے لیے آویزاں کیا۔ کیونکہ سوسائٹی برسوں سے اس قسم کی غیرقانونی سرگرمیوں میں ملوث رہی ہے اور کوآپریٹیو سوسائٹی نے اپنے منشور اور اپنے قیام کے ہدف سے انحراف کیا ہے۔ یہ چند شیئر ہولڈروں کی ایک بند دکان ہے جو رہائشی پلاٹوں/ مکانوں کی فروخت اور پھر ان پلاٹوں کو کمرشل استعمال کی مد میں تبدیل کرنے کے کے ذریعے شہریوں کے ساتھ فراڈ کرتی رہی ہے۔ سوسائٹی معصوم اشخاص کے حقوق غصب کررہی ہے اور وزارت مکانات اور کام حکومتِ پاکستان (جو اراضی کے اصل مالک ہیں) کے ساتھ طے شدہ خود اپنی لیز اور الاٹمنٹ کی شرائط کی خلاف ورزی کررہی ہے۔

ہر وہ فرد جس نے پی ای سی ایچ ایس میں پلاٹ/ مکان خریدا ہے، دیئے گئے حقوق کے ساتھ ایک متاثر شخص ہے لیکن پی ای سی ایچ ایس (لائسنس یافتہ)، وزارت مکانات اور کام، حکومتِ پاکستان (اجارہ دار)، اور کے ڈی اے وغیرہ تمام اس فراڈ میں برابر کے شریک ہیں۔

DAILY DAWN (7/7/2022)

پاکستان ایمپلائز کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ
شاہراہِ قائدین ۔ کراچی
(PECHS)

PECHS

انتباہ

بسلسلہ غیرقانونی تعمیرات اورخرید وفروخت (پورشن مافیا)

پی ای سی ایچ ایس کی حدود میں کافی پلاٹوں پر غیرقانونی تعمیرات تیزی سے جاری ہیں جن کے نقشے نہ سوسائٹی میں جمع کرائے گئے ہیں نہ ہی غالباً سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی نے ان کی منظوری دی ہے۔ سوسائٹی نے اس سلسلے میں ان پلاٹوں کے مالکان/ اٹارنی وغیرہ کو تعمیرات فوری روکنے کے لیے نوٹس بھیجے ہیں اور ان پلاٹوں کے الاٹمنٹ معطل کردیئے ہیں اور بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سے درخواست کی ہے کہ ان تعمیرات کے خلاف فوری ایکشن لے۔
K۔ الیکٹرک اور سوئی سدرن گیس کو بھی نوٹس بھیج دیا گیا ہے کہ ان پلاٹوں کو کوئی کنکشن نہ دیا جائے اور سب رجسٹرار ان پلاٹوں پر تعمیرات کی کوئی "سب لیز" یا دستاویز رجسٹر نہ کرے۔ عوام الناس کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ ان بلڈنگز میں کوئی خرید وفروخت نہ کریں ورنہ نقصان کے خود ذمہ دار ہونگے۔ جن پلاٹوں کے خلاف اس وقت کارروائی کی جارہی ہے ان کے نمبر درج ذیل ہیں:

نمبرشمار	پلاٹ نمبر	بلاک نمبر	نمبرشمار	پلاٹ نمبر	بلاک نمبر	نمبرشمار	پلاٹ نمبر	بلاک نمبر
۱۔	11-G	2	۱۷۔	119-Q	2	۳۳۔	160-C	3
۲۔	11-K	2	۱۸۔	121-U	2	۳۴۔	1/3-F	6
۳۔	13-E	2	۱۹۔	122-E	2	۳۵۔	36-E	6
۴۔	15-G	2	۲۰۔	123-J	2	۳۶۔	41-T	6
۵۔	26-D	2	۲۱۔	123-K	2	۳۷۔	43-8-K	6
۶۔	31-C	2	۲۲۔	123-M	2	۳۸۔	46-K-A	6
۷۔	31-D	2	۲۳۔	129-O	2	۳۹۔	56-Q	6
۸۔	43-M	2	۲۴۔	130-F	2	۴۰۔	59-Z-4	6
۹۔	112-J	2	۲۵۔	137-D	2	۴۱۔	59-Z-5	6
۱۰۔	60-Z-1	2	۲۶۔	175-I	2	۴۲۔	61-A	6
۱۱۔	51-M	2	۲۷۔	177-J	2	۴۳۔	61-F	6
۱۲۔	75-A	2	۲۸۔	188-C	2	۴۴۔	64-R	6
۱۳۔	79-M	2	۲۹۔	191-O	2	۴۵۔	64-T	6
۱۴۔	66-N	2	۳۰۔	232-C Market	2	۴۶۔	64-Y	6
۱۵۔	104-A	2	۱۳۔	355-356 Market	2	۴۷۔	92-F	6
۱۶۔	112-H	2	۳۲۔	905-906-C Market	2	۴۸۔	120	6
						۴۹۔	63-A	2

نوٹ: آئندہ بھی جن پلاٹوں پر بھی غیرقانونی تعمیرات کی جائیں گی ان کے خلاف یہی کارروائی کی جائے گی۔

دستخط
اعزازی سیکریٹری،
پی ای سی ایچ سوسائٹی لمیٹڈ، کراچی۔

سندھ مقامی حکومت

1973ء کے آئین میں 'وفاق' اور 'صوبے' کے ساتھ 'مقامی حکومت' کے ادارے کا تیسرا درجہ ہے۔ آئین میں پہلے دو درجوں، وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت، کے اختیارات اور فرائض کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے جبکہ تیسرے درجے میں 'مقامی حکومت' کے اختیارات و فرائض کو آئین کے آرٹیکل 140-A میں واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا ہے اور ان کی تشریح متعلقہ عدالتوں پر چھوڑ دی گئی ہے۔ آئین کے آرٹیکل 140-A کے خالقوں پر یہ اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ریاست کے اس تیسرے درجے کی حکومت کے اختیارات و فرائض کو واضح طور پر بیان کریں جیسا کہ انہوں نے پہلے اور دوسرے درجے کی حکومتوں کے اختیارات اور فرائض کے بارے میں واضح طور پر بیان کیا ہے۔ ریاست کا تیسرا درجہ دیگر دو درجوں کی طرح آئین کا ایک حصہ ہے اس لیے اسے بھی مساوی طور پر ترجیح دی جانی چاہیے۔ دوسرے درجے کی حکومت کے اختیارات و فرائض ملک کے چاروں صوبوں میں یکساں ہیں لہٰذا یہی معیار ریاست کی تیسرے درجے کی حکومت کے معاملے میں بھی اختیار کرنا چاہیے۔

'صوبائی خودمختاری' کے نام پر آئین میں کی جانے والی 18 ویں ترمیم کے ذریعے صوبوں کے اختیارات و فرائض میں اضافہ ہوگیا ہے۔ مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبائی خودمختاری کے فوائد نچلی سطح تک منتقل نہیں کیے گئے جو کہ قدرتی انصاف اور شفافیت کا تقاضہ ہے۔ وفاق سے صوبوں کو ملنے والے اختیارات سے صوبائی کابینہ اور سیکریٹریٹ مستفید ہو رہے ہیں۔ یہ اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کی روح کے خلاف ہے۔ ان اختیارات کو مقامی حکومتوں کے ذریعے نچلی سطح پر عوام تک منتقل کیا جانا چاہیے۔ منتخب مقامی حکومت ہی وہ ادارہ ہے جو معاشرے کو نوکر شاہی سے جمہوریت میں منتقل کر سکتا ہے۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013ء میں کی گئی ترمیم (2021) اشارہ کرتی ہے کہ حکومتِ سندھ کی لیڈرشپ کو اس حقیقت کا ادراک ہو چکا تھا کہ حقیقی قانون آئین کے آرٹیکل 140-A کے طریقِ کار سے مطابقت نہیں رکھتا لیکن اس نے مقامی حکومت کے ضروری اختیارات صوبے کے سپرد کر دیئے۔

یہ ایک عام تاثر ہے کہ سیاسی جماعتوں کی مراعات یافتہ قیادت اور طبقہ اپنی ہی جماعت کے سیاسی کارکنوں جن کا تعلق معاشرے کے نچلے متوسط اور مزدوری پیشہ طبقات سے ہے، اختیارات اور فرائض بانٹنا نہیں چاہتا۔ سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں کی گئی نئی ترمیم آئین کے آرٹیکل 140-A کی روح کے مطابق نہیں ہے۔ اب سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے یکم فروری 2022ء کے فیصلے میں آئین کی متعلقہ شق کی تشریح کی ہے جو سندھ میں مقامی حکومت کے ادارے پر نئی قانون سازی کرنے کے لیے صرف ایک فریم ورک مہیا کرتا ہے اس وقت سندھ کابینہ کے وزیر ترمیم میں بہتری کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم تجویز پیش کرتے ہیں کہ صوبے بھر میں بالعموم اور کراچی میں بالخصوص مقامی حکومت کونسلوں کے اختیارات و فرائض کو بڑھایا جائے۔

اگر ہم ماضی پر نظر ڈالیں تو بلڈنگ کنٹرول کے اختیارات 1979ء تک کے ایم سی کے پاس تھے۔ جب 1979ء میں سندھ لوکل گورنمنٹ آرڈی نینس نافذ کیا گیا اس وقت سے 2011ء تک کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن کے مالیاتی اور انتظامی کنٹرول کے تحت کام کرتا تھا۔ اسی طرح اسپنسر آئی اسپتال اور سوبھراج میٹرنٹی ہوم بھی کے ایم سی کے ماتحت کام کرتے تھے۔ سرفراز رفیق شہید اسپتال اور کراچی میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج بھی کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن کے ماتحت چلایا جاتا رہا جبکہ کئی ڈسپنسریاں بھی کراچی میں مقامی حکومت کے ذریعے چلائی جاتی رہیں۔ عباسی شہید اسپتال بھی چار دہائیوں سے زیادہ کے ایم سی کے زیرِ انتظام کام کر رہا تھا۔ مزید برآں کے ایم سی کی زیرِ نگرانی چلائے جانے والے اسکول اسی کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ لہٰذا ترمیمی ایکٹ 2021ء میں تجویز کردہ ہیلتھ کیئر سینٹرز/اسپتال اور اسکول کا انتظام صوبہ کے ماتحت دینا ریاست کی تیسرے درجے کی حکومت سے اختیارات کی واپسی 18 ویں آئینی ترمیم کی روح کے خلاف ہے جس میں اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کی ضمانت دی گئی ہے جیسا کہ وفاق اور صوبوں کے اختیارات کی صورت میں کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ غیر جمہوری اور غیر منطقی

ہے۔یہی صحیح وقت ہے کہ یکم فروری 2022ءکو سپریم کورٹ کے جاری کردہ فیصلے پر پوری توجہ دی جائے اور اتفاقِ رائے سے سندھ میں مقامی حکومت کا قانون بنایا جائے۔

وفاقی سطح پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ مقامی حکومت کے دائرے کے اندر شہری منصوبہ سازی کا اختیار ہی بہترین ہے۔ درحقیقت مقامی حکومت کی یہی سطح شہری آبادیوں کے پھیلاؤ کو روکنے اور انہیں سہولیات فراہم کرنے کے لیے بہتر طور پر خدمات سرانجام دے سکتی ہے۔

مقامی حکومت کسی بھی جمہوری نظام کا ایک لازمی جز ہے۔ یہ نظام لوگوں کے قریب رہتے ہوئے، مقامی مسائل کی بہتر معلومات کے ساتھ اور مقامی کمیونٹیوں اور شہریوں کے ساتھ مل کر سماجی، معاشی اور مادّی ضروریات کے لیے مستحکم حل تلاش کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

پاکستان میں یہ ایک تشویشناک مسئلہ ہے کہ مقامی حکومتوں کو حقیقی معنوں میں اختیارات منتقل نہیں کیے گئے ہیں جس کے نتیجے میں شہری بڑھوتری متاثر ہوئی ہے مزید برآں مطلوبہ تبدیلی لانے کے لیے شہری حکومت کی صلاحیت سے متعلق بھی خدشات نے جنم لیا ہے۔

مقامی حکومت کا مقصد ایک منظّم نظام فراہم کرنا ہے جہاں کونسلروں کو اختیارات حاصل ہوتے ہیں اور وہ اپنی میونسپلٹیوں میں امن وامان، قانون کی حکمرانی اور اچھی حکمرانی کو یقینی بناتے ہیں۔ان کے فرض کے مطابق کونسل کے حکام سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سماجی، معاشی اور ماحولیاتی بہتری کے لیے تندہی سے کام کریں گے اور ان کی کمیونٹیوں کے فائدے کے لیے استحکام کو یقینی بنائیں گے۔'موثر مقامی حکومت اپنی کمیونٹی کے لوگوں کے لیے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کے طریق کار کو یقینی بناتی ہے۔'

شہری۔سی بی ای نے فریڈرک نومان فاؤنڈیشن کے تعاون سے سندھ کے مختلف شہروں میں متعدد مشاورتی اجلاسوں کا انعقاد کیا۔ ان مشاورتی اجلاسوں کے اہداف مندرجہ ذیل تھے۔

- مقامی حکومت کے نمائندوں کو بطور قانون ساز اور حکمران ان کے کردار میں بہتری لانے کے لیے ان کے فرائض اور ذمہ داریوں سے متعلق آ گاہ کیا گیا۔
- شہریوں کی بہتری اور علاقے کی ترقی کے لیے مقامی حکومت کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا۔
- میونسپل اور متعلقہ علاقوں سے تعلق رکھنے والے کمیونٹی گروہوں کو تکنیکی معاونت اور رہنمائی فراہم کی گئی۔
- مقامی حکومت کے نظام کا ایک مؤثر اور ذمہ دار نمائندہ بنانا۔

نمبر شمار	موضوع	تاریخ	شہر
1۔	'شہریوں کو توقعات اور مسائل حل کرنے میں مقامی حکومت کا کردار'	23 فروری 2022ء	کراچی
2۔	'شہریوں کو توقعات اور مسائل حل کرنے میں مقامی حکومت کا کردار'	19 فروری 2022ء	حیدرآباد
3۔	'شہریوں کو توقعات اور مسائل حل کرنے میں مقامی حکومت کا کردار'	26 فروری 2022ء	ٹنڈو الہ یار
4۔	'شہریوں کو توقعات اور مسائل حل کرنے میں مقامی حکومت کا کردار'	5 مارچ 2022ء	کراچی
5۔	'شہریوں کو توقعات اور مسائل حل کرنے میں مقامی حکومت کا کردار'	19 مارچ 2022ء	حیدرآباد
6۔	'شہریوں کو توقعات اور مسائل حل کرنے میں مقامی حکومت کا کردار'	25 مارچ 2022ء	خیرپور
7۔	'شہریوں کو توقعات اور مسائل حل کرنے میں مقامی حکومت کا کردار'	26 مارچ 2022ء	روہڑی
8۔	'شہریوں کو توقعات اور مسائل حل کرنے میں مقامی حکومت کا کردار'	13 مئی 2022ء	سکھر

Workshop “Citizens expectations and Role of Local Government in solving issues” held on 19th February 2022 at Mirpurkhas

Workshop “Citizens expectations and Role of Local Government in solving issues” held on 23rd February 2022 at Pahar Gunj, Karachi

Workshop “Citizens expectations and Role of Local Government in solving issues” held on 26th February 2022 at Tando Allahyar

Workshop “Citizens expectations and Role of Local Government in solving issues” held on 5th March 2022 at Baldia Town, Karachi

Workshop “Citizens expectations and Role of Local Government in solving issues” held on 19th March 2022 at Hyderabad

Workshop “Citizens expectations and Role of Local Government in solving issues” held on 26th March 2022 at Khairpur

Workshop “Citizens expectations and Role of Local Government in solving issues” held on 27th March 2022 at Rohri

Workshop “Citizens expectations and Role of Local Government in solving issues” held on 13th May 2022 at Sukkur

شہری۔شہری برائے بہتر ماحول ــــ ایک تعارف

شہری۔سی بی ای (شہری برائے بہتر ماحول) کراچی میں قائم ایک رضا کارانہ تائیدی گروہ ہے جسے حساس اور ہمدرد شہریوں نے 1988ء میں قدرتی ماحول کی تباہی اور اسے دوبارہ تعمیر کرنے کے متعلق اپنے خدشات اجاگر کرنے کے لیے قائم کیا تھا۔

شہری غیر قانونی تعمیرات درجہ بندی کی خلاف ورزیوں اور ان سے متعلق علامات مثلاً گندے پانی کی نکاسی، ناجائز تجاوزات، پارکنگ اور انفرا اسٹرکچر، سے نمٹنے پر خصوصی زور دیتا ہے۔ شہری۔ سی بی ای باقاعدہ اداروں اور حکومتی ایجنسیوں کی نگرانی کرتا ہے اور سول سوسائٹی کی ایسا ہی کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

کامیابیاں

سندھ سینئر سٹیزن ویلفیئر بل 2014ء کی منظوری، کلفٹن روڈ کی اعلان کردہ سڑک چوڑی کرنے کی جگہ پر گلاس ٹاور کی غیر قانونی تجاوزات کا انہدام۔

منگھوپیر روڈ پر گٹر باغیچہ کی 680 ایکڑ اراضی کا تحفظ۔ یہ لیاری کے کم آمدنی والے گنجان آباد علاقے کی، جس میں تقریباً دس لاکھ افراد رہائش پذیر ہیں، سب سے بڑی کھلی تفریحی جگہ ہے۔

کراچی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی یونین میں کڈنی ہل پارک کی 62 ایکڑ اراضی بشمول کے ڈبلیو ایس بی کی اعلان کردہ تنصیبات کی 18 ایکڑ اراضی کا تحفظ۔

کراچی بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی (کے بی سی اے) کی نگران کمیٹی اور ایک عوامی معلوماتی کاؤنٹر کا قیام۔

کراچی اور سندھ میں کراچی ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے 11 اور سندھ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے 15 بس ڈپوؤں کی کمرشلائزیشن اور فروخت کو رکوانا۔ آج کل یہ پلاٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کراچی بین الشہر بسوں کے اڈے اور ٹرانسپورٹ سے متعلق دیگر سرگرمیوں کے لیے استعمال کر رہی ہے۔

لائنز ایریا کراچی میں کھیل کے میدان (میکرو) ویب گراؤنڈ کا تحفظ۔

باغ ابنِ قاسم کلفٹن کے رفاہی پلاٹ میں کوسٹالینا اپارٹمنٹ کے ڈھانچے کا انہدام۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کراچی نے اب یہاں ایک پارک بنا دیا ہے۔

لاہور میں ڈونگی گراؤنڈ پارک/کھیل کا میدان کی کمرشلائزیشن کی روک تھام۔

لاہور بچاؤ تحریک کے ایک حصے کے طور پر کینال بینک توسیع منصوبے سے ہونے والے نقصان کی مقدار کو کم کرنا۔

کوئٹہ میں زلزلے کے جھٹکے سے بچاؤ کے تعمیراتی قانون کی دوبارہ توثیق۔

شہری۔ پولیس باہمی عمل میں شراکت، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور پولیس اصلاحات پر پاکستان بھر سے تقریباً 1600 پولیس اہلکاروں کی تربیت۔

گزشتہ سالوں میں مسلّمہ ماحولیاتی خلاف ورزیوں سے متعلق مقدمات میں شہری کی ماہرانہ خدمات کو اعلیٰ عدالتوں نے تسلیم کیا ہے اور اسے (aimicus curiae) 'عدالت کا دوست' کے خطاب سے نوازا ہے۔

اہداف/ مقاصد

ایک آگاہ اور باعمل سول سوسائٹی، اچھی حکمرانی، شفافیت اور قانون کی حکمرانی کا قیام۔

سرکاری پالیسیوں کے اثر اور ان پر تحقیق، دستاویزی بنانے اور مکالمہ کرنے کو بڑھاوا دینا۔

ایک مؤثر اور نمائندہ مقامی حکومت کے نظام کو مستحکم کرنا۔

کراچی شہر کے لیے ایک نمائندہ ماسٹر پلان/زوننگ پلان کی تیاری اور ان پر مؤثر عملدرآمد۔

معاشرے میں بنیادی انسانی حقوق کی پابندی۔

شہری کیسے کام کرتا ہے؟

ایک رضا کارانہ انتظامی کمیٹی جسے جنرل باڈی کے ذریعے ایک دو سالہ مدت کے لیے منتخب کیا جاتا ہے، جو کھلے اور جمہوری اصولوں پر انتظامی امور کی انجام دہی کرتی ہے۔ رکنیت (ممبر شپ) ہر خاص و عام کے لیے کھلی ہیں جو شہری کے اہداف اور اغراض و مقاصد اور یادداشت (میمورنڈم) سے متفق ہیں۔

شہری کے لیے رضا کاروں کی ضرورت ہے

شہری کے مختلف منصوبے ذیل میں درج چھ ذیلی کمیٹیوں کی وساطت سے چلائے جاتے ہیں۔

- قانونی معاملات/امور
- میڈیا اور بیرونی روابط
- دس لاکھ درختوں کی شجر کاری مہم
- ثقافتی ورثہ کا تحفظ اور بحالی
- مالی حصول
- اسلحہ سے پاک معاشرہ

شہری کی رکنیت

2022ء کے لیے اپنی رکنیت کی تجدید کروانا نہ بھولیں۔

''شہری۔سی بی ای'' میں شرکت کریں اور بطور اچھے شہری اس شہر کو صاف رکھنے، صحت بخش اور ماحول دوست مقام بنانے کے لیے مدد کریں۔

شہری میں شمولیت اختیار کیجئے

ایک بہتر ماحول کی تخلیق کے لیے

مبلغ -/5000 روپے کے کراس چیک کے تحت

(سالانہ ممبر شپ فیس)

بنام شہری۔سی بی ای بمع پاسپورٹ سائز فوٹو

پتہ: R-88، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس،

کراچی ۔ 75400

ٹیلیفون/فیکس 92-21-3453-0646

نام ______________________

ٹیلی فون (گھر) ______________________

ٹیلی فون (دفتر) ______________________

ایڈریس ______________________

پیشہ ______________________